السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طواف کرتے ہوئے کعبہ مشرفہ کے جنوب مغربی رکن کو ہاتھ سے چھونے یا اشارہ کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ رکن یمانی اور حجر اسود کے پاس کتنی تکبیریں پڑھی جائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طواف کرنے والے کےلئے حکم شریعت یہ ہے کہ وہ طواف کے ہر چکر میں احجر اسوداور رکن یمانی کو چھوئے کیونکہ حجر اسود کو ہر چکر میں چھونا اور بوسہ دینا مستحب ہے حتی کہ آخری چکر میں بھی بشرطیکہ مشقت کے بغیر آسانی سے ممکن ہو اور اگر مشقت ہو تو اس مقصد کےلئے بھیڑ کرنا مکروہ ہے اور اس صورت میں حکم یہ ہے کہ ہاتھ یا عصا کے ساتھ اشارہ کیا جائے اور اللہ اکبر پڑھا جائے ۔ رکن یمانی کی طرف اشارہ کرنے کی کوئی دلیل نہیں ،اسے دائیں ہاتھ سے صرف چھونے کا حکم ہے بشرطیکہ آسانی سے ممکن ہو اسے بوسہ دینے کا بھی حکم نہیں ہے ۔ حجر اسوداور رکن یمانی کو چھوتے وقت یہ کہا جائے ''بسم اللہ واللہ اکبر' یا اللہ اکبر' 'اگر ہاتھ سے چھونے میں مشقت ہو تو پھر اشارہ وتکبیر کے بغیر اپنے طواف کو جاری رکھے کیونکہ اس صورت میں اشارہ اور تکبیر کی بابت نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی دلیل ثابت نہیں ہے جیسا کہ میں نے اپنی کتاب التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرۃ والزیارۃ میں بیان کیا ہے ۔

تکبیر صرف ایک بار ہی ہوگی ، بار بار تکبیر کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے ،سارے طواف میں دعائیں اور شرعی اذکار پڑھتے رہنا چاہیئے اور طواف کے ہر چکر کو اس دعا پر ختم کرنا چاہیئے ،جس پر نبی کریم ﷺ ختم فرمایا کرتے تھے اور وہ حسب ذیل مشہور دعا ہے :

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ ۲/۲۰۱)

''اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشنا اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھنا ۔''

یادرہے طواف اور سعی کے تمام اذکار اور دعائیں سنت ہیں ، واجب نہیں ہیں ۔

واللہ ولی التوفیق

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 295

محدث فتویٰ